REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

189

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یک شنبہ

۲۳ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۸

پاکستان اور پانچ دوسرے ایشیائی ملکوں کی طرف سے اسرائیل کے خلاف پابندیاں لگانے کا مطالبہ

چھ عرب اور ایشیائی ملکوں نے جنرل اسمبلی میں مشترکہ قرارداد پیش کر دی

نیو یارک ۲۳ فروری - پاکستان اور پانچ دوسرے عرب اور ایشیائی ملکوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ خلیج عقبہ اور غزہ کے علاقے سے فوجیں نہ ہٹانے کی بناء پر اسرائیل کے خلاف پابندیاں عائد کر دی جائیں - کل جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مشرق وسطی کے متعلق بحث شروع ہوئی - تو لبنان کے وزیر خارجہ جناب چارلس ملک نے چھ عرب اور ایشیائی ملکوں کی طرف سے یہ مطالبہ پیش کیا - یہ تجویز پاکستان عراق - لبنان - سوڈان انڈونیشیا اور ایران نے ایک مشترکہ قرارداد کی شکل میں پیش کی ہے - اس میں حسب ذیل مطالبے کئے گئے ہیں (۱) غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقے سے فوجیں نہ ہٹانے پر اسرائیل کی مذمت کی جائے (۲) جب تک اسرائیل اقوام متحدہ کے احکامات کی پابندی نہ کرے کوئی ملک بھی اس کو کسی قسم کی امداد نہ دے - (۳) اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے کہا جائے - (۴) مسٹر ہمرشولڈ جلد از جلد اپنی مساعی کے بارے میں اسمبلی میں رپورٹ پیش کریں - - جناب چارلس ملک نے یہ مطالبات پیش کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اپیل کی - کہ وہ مؤثر کارروائی عمل میں لاکر انصاف کرائے انہوں نے کہا اگر جلد کوئی مؤثر کارروائی نہ کی گئی - تو عرب ملکوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہے گا - کہ وہ مسلح ہو کر طاقت کے بل پر اس مسئلہ کو سلجھائیں - انہوں نے اس امر پر زور دیا - کہ اسرائیل کو فوراً غیر مشروط پر اپنی فوجیں ہٹا لینی چاہئیں - اس سے قبل مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے کہا اب وقت آگیا ہے کہ اقوام متحدہ اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے کوئی عملی اقدام کرے - ورنہ حالات پُرخواب ہو جائیں گے - ادھر واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اس امر پر سخت تشویش ظاہر کی ہے - کہ اسرائیل نے خلیج عقبہ اور غزہ سے ابھی تک فوجیں نہیں ہٹائی ہیں - اور اطلاع آئی ہے - کہ وزیر خارجہ اسرائیل اپنی حکومت کے موقف سے امریکی حکام کو مطلع کرنے کے لئے بیت المقدس سے واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں -

— حیدر آباد دکن ۲۳ فروری - پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد اور برطانیہ کی طرف سے دو قومی نظریہ کی حمایت سے خطرناک صورت حال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے جس کے بعد ہو سکتا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں تصادم ہو جائے -

محترم مولوی علی احمد صاحب کی تشویشناک علالت

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

محترم مولوی علی احمد صاحب ایم - اے بھاگلپوری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور جماعت کے مخلص بزرگوں میں سے ہیں ایک عرصہ سے بیمار ہیں - اور اب بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے - اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے - احباب کرام مولوی صاحب موصوف کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں -

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳/۲/۵۷

تعلیم الاسلام کالج یونین کی نمایاں کامیابی

امسال خیبر یونیورسٹی کی طرف سے منعقد ہونے والے انگریزی مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج یونین کے نمائندہ جناب عبد اللہ ابوبکر متعلم سال دوم نے سوم انعام حاصل کیا - آپ کی تقریر خاص طور پر پسند کی گئی - یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مباحثہ میں شریک ہونے والے اکثر مقررین مختلف یونیورسٹیوں کے پوسٹ گریجوایٹ طلبہ تھے - خدا تعالیٰ یہ کامیابی جناب عبد اللہ ابوبکر اور کالج یونین کو مبارک کرے -

یاد رہے کہ پچھلے دنوں گورنمنٹ کالج سرگودھا کی طرف سے انٹر زونل کالجیٹ اردو مباحثہ میں کالج یونین کے نمائندہ جناب عبد الرشید متعلم سال اول نے شرکت کی - اور دوم انعام حاصل کیا - اللّٰھم زد فزد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

کراچی ۲۲ فروری - مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے - الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں - آج حضور اس استقبالیہ دعوت میں شرکت فرما رہے ہیں جس کا اہتمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کراچی نے بیچ لگژری ہوٹل میں کیا ہے -

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ فروری - امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی - اور تربیت کے موضوع پر خطبہ دیا -

ایک علمی لیکچر

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر مقصود احمد صاحب پروفیسر ڈینٹل کالج لاہور "ایٹمی توانائی اور اس کا استعمال" کے موضوع پر بروز اتوار مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء ساڑھے چار بجے شام کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے - علم دوست احباب کثرت سے شمولیت فرمائیں - مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا - (راجہ محمد اسلم نور تھا ایر)

پریذیڈنٹ سائنس سوسائٹی

ربوہ میں تقسیم الفضل

ربوہ میں جو احباب روزنامہ الفضل ایجنٹ صاحب الفضل سے براہ راست خریدتے تھے - ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ اگر وہ قیمت الفضل پیشگی (چوبیس روپے سالانہ یا اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے) دفتر الفضل میں جمع کرا دیں - تو دفتر الفضل ان کے مکان پر روزانہ الفضل پہنچا دیا کرے گا - پیشگی قیمت اخبار الفضل جمع ہونے کے بغیر کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی -

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء

بین الاقوامی امن کا بنیادی اصول

قرآن کریم نے ہمیں ہدایت دی ہے۔ کہ

ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الّا تعدلوا ط اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللّٰہ انّ اللّٰہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع ۲)

یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس امر پر نہ ابھارے۔ کہ تم اس سے انصاف نہ کرو۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ ضرور انصاف کرو۔ یہ بات تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو۔

اسی سورہ میں اس سے ذرا پہلے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولا یجرمنکم شنآن قوم ان صدّوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللّٰہ۔ ان اللّٰہ شدید العقاب۔ (مائدہ ع ۱)

یعنی تم کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر نہ ابھارے۔ کہ چونکہ انہوں نے تم کو مسجد الحرام یعنی کعبۃ اللہ سے روکا تھا۔ اس لئے ان پر زیادتی کرو۔ بلکہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ اور گناہ اور ظلم و تعدی میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اس اصول کو جو آیہ ۹ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک خاص عملی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہاں یہ ہدایت دی گئی ہے۔ کہ اگرچہ کسی قوم نے پیچھے تم کو کتنی بڑی تکلیف بھی کیوں نہ دی ہو۔ تم محض اس تکلیف دہی کا بدلا لینے کے لئے زیادتی نہ کرنا اور جذبات سے مدہوش ہو کر حدود سے نہ نکل جانا۔ بلکہ انصاف کو پیش نظر رکھنا۔ اور اگر یہ تکلیف دینے والے لوگ بھی کسی نیک اور متقیانہ کام میں تمہارا تعاون طلب کریں۔ تو اس سے گریز نہ کرنا۔ البتہ گناہ اور ظلم و تعدی میں تعاون نہ کرو۔ دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ اصل چیز تقویٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ آیہ ۳ میں تو اللہ تعالیٰ نے سخت تنبیہہ فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ دیکھو۔ اگر تم نے حدود کو مدنظر نہ رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ سختی سے اس کی سزا دے گا۔

بے شک اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ ہر حال میں تم ظلم کرنے والے کو معاف کر دو۔ بلکہ اس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ بے شک بدلہ لو۔ مگر اسی قدر جس قدر تم کو تکلیف دی گئی ہے۔ البتہ اگر تم دیکھو۔ کہ مخالف کی اصلاح معاف کر دینے میں ہے۔ تو معاف بھی کر دو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وجزٰؤ سیئۃ سیئۃ مثلھا ج فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللّٰہ انّہ لا یحبّ الظالمین۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولٰئک ما علیھم مّن سبیل۔ انّما السّبیل علی الّذین یظلمون النّاس ویبغون فی الارض بغیر الحق۔ اولٰئک لھم عذاب الیم۔ ولمن صبر وغفر انّ ذالک لمن عزم الامور (شوریٰ ع ۴)

ترجمہ:۔ اور بدی کا بدلہ برابر کی سزا ہے۔ پس جس نے معاف کر دیا۔ تاکہ مخالف کی اصلاح ہو۔ تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ کیونکہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جنہوں نے ظلم کا بدلہ لیا۔ ان پر کوئی الزام نہیں آتا۔ الزام تو ان پر آتا ہے۔ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور دنیا میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔ اور البتہ جو صبر کریں۔ اور معاف کر دیں۔ تو یقیناً یہ بات بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اگر آج دنیا کی اقوام قرآن کریم کے پیش کردہ ان اصولوں پر کاربند ہو جائیں۔ تو یقیناً وہ امن کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ جس کے لئے آج تمام بڑی بڑی اقوام اتنا شور و غوغا برپا کر رہی ہیں۔

اسلام کا اصول انتقام یہ ہے۔ کہ اصلاح مدنظر ہو۔ صرف اپنے بھڑکے ہوئے جذبات کی تسکین نہ ہو۔ جب کسی انسان یا قوم سے بے انصافی کی جاتی ہے۔ اس کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ تو عام طور پر یہ ہوتا ہے۔ کہ جب مظلوم قوم یا انسان طاقت پاتا ہے۔ تو انتقام لینے کے لئے بے اختیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بادشاہوں اور حکمرانوں کی تاریخ ایسے واقعات سے پُر ہے۔ کہ اگر کسی قوم یا انسان سے ان کے نازک مزاج کے خلاف کوئی بات ہوئی۔ تو انہوں نے سخت انتقام لیا۔ اور ظلم و تعدی کی حد کر دی۔ موجودہ تہذیب کے دور میں دو بڑے انقلاب ہوئے ہیں۔ ایک فرانس میں اور دوسرا روس میں۔ ان انقلابات کی تاریخ پڑھ کر انسان کانپ جاتا ہے۔ جب مظلوموں کے ہاتھ میں اقتدار آیا ہے۔ تو انہوں نے اپنے مخالفوں پر جو ظلم کیا ہے۔ عام حالات میں انسان ان کا حال پڑھ نہیں سکتا۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ برعظیم ہند کی آزادی کے وقت کیا ہوا۔ سرحد کے دونوں اطراف میں ایک قیامت برپا ہو گئی تھی۔ وہ انسان جو دوسرے کے پاؤں میں کانٹا چبھتے دیکھ کر کانپ اٹھتا ہے۔ حیرت آتی ہے۔ کہ ایسے وقتوں میں وہی انسان کتنا بے درد اور سفاک بن جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ایسے وقتوں میں محض خیالی جرموں کا بدلہ لیا جاتا ہے۔ اور بے گناہوں اور معصوموں تک کو نہیں چھوڑا جاتا۔

آج دنیا میں جو بد امنی پھیلی ہے۔ اور جس کو مٹانے کی تدابیر سوچنے کے لئے بڑے بڑے دماغ لگے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی ہے۔ کہ نہ افراد اور نہ اقوام قرآن کریم کے پیش کردہ اصول کی پابندی کرتے ہیں۔ دوسرے افراد یا اقوام پر بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرنا تو رہا ایک طرف حقیقت یہ ہے کہ بڑی بڑی اقوام اپنی قوت کے بل پر اپنا حق سمجھتی ہیں۔ کہ وہ چھوٹی اقوام کو اپنا غلام بنائے رکھیں۔ اور ان کے ملکوں کی پیداوار لوٹ لیں۔ افسوس یہ ہے۔ کہ یہی بڑی اقوام یہ بھی دعویٰ کرتی ہیں۔ کہ وہ دنیا میں توازن قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ ان کی اصل غرض مفاد پرستی اور ناجائز انتفاع کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔

آج کل اقوام متحدہ کی انجمن کی سلامتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ از سر نو درپیش ہے۔ کونسل نے بعض ایسے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ جن سے امید ہو سکتی تھی۔ کہ شاید یہ مسئلہ جو پاکستان اور بھارت کے درمیان سخت ناگواری کا باعث ہو رہا ہے۔ اب حل ہو جائے گا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر بھارت نہ سہی۔ اقوام متحدہ کی برسر آوردہ اقوام ہی قرآن مجید کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو یہ مسئلہ یقیناً انصاف کے ساتھ حل ہو سکتا ہے۔ مگر بڑی بڑی اقوام کی مفاد پرستی اور باہم رقابت خدانہ کرے شاید اب بھی اسے حل نہ ہونے دیں۔ چنانچہ روس نے نئے ریزولیوشن میں جو ترامیم پیش کی ہیں۔ وہ ایسی ہیں۔ جن کا صریح مطلب یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ حل نہ ہو۔

بات صرف یہ ہے۔ کہ روس اور امریکہ کی جو باہم سرد جنگ چل رہی ہے۔ وہ کشمیر کے مسئلہ میں بھی رکاوٹ بن رہی ہے۔

اگر یہ اقوام اپنے مفادات اور اغراض کو پس پشت ڈال کر صرف عدل و انصاف کے جذبہ سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ تو چند لمحوں میں یہ حل ہو سکتا ہے۔ اصل مسئلہ نہ بھارت کا ہے۔ اور نہ پاکستان کا بلکہ کشمیری عوام کا ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت حاصل ہے یا نہیں۔ عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس کا جواب اثبات میں دیا جائے۔ اور سلامتی کونسل کے ارکان صرف اس نقطۂ نظر سے اس پر غور کریں۔ مگر جس گندی سیاست کے دور سے ہم گذر رہے ہیں اتنا سادہ اور صاف حل بھی اس گرد و غبار میں پنہاں ہوا جا رہا ہے۔

صرف اقوام متحدہ کی انجمن اگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کار کو اپنانے کی کوشش کرے۔ اور اس کے ارکان صرف تقویٰ اللہ کو پیش نظر رکھیں۔ تو یقیناً دنیا میں امن اور چین ہو سکتا ہے۔ اور جب تک یہ لوگ اس اصول کو نہ اپنائیں گے۔ جو قرآن کریم کی آیات محولہ بالا میں رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک دنیا کی تباہی کا خطرہ جو ان اقوام کی حرص و ہوا کی وجہ سے منڈلا رہا ہے۔ کم نہیں ہو سکتا۔

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اڑتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ امان ۱۳۳۶ ہش مطابق ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہو گا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اسماء دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

۱۹۵

سائنس اور مذہب کی صلح اسلام کی آغوش میں

از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب لائلپور

ماسکو کی ایک خبر ہے کہ وہاں روسی حکومت کے زیر اہتمام ایک نئی کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام ہے "اسلام اس کی ماہیت اور حقیقی معاشرتی حیثیت" یہ کتاب مسٹر کلیموویچ نے جو ایک ماہر اسلامیات سمجھے جاتے ہیں لکھی ہے۔ اس میں وہی ہرزہ سرائی دہرائی گئی ہے۔ جو روسی انسائیکلو پیڈیا میں تھی۔ یعنی یہ کہ قرآن پاک (معاذ اللہ) فرسودہ کہانیوں کا مجموعہ۔ خلفا کے دور کی تصنیف اور سائنسی معلومات کے منافی ہے وغیرہ (بحوالہ نوائے وقت) میں اس مقالہ میں ہی کتاب کے اس حصہ کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ جو سائنسی معلومات سے متعلق ہے۔ یعنی یہ کہ "قرآن کریم سائنسی معلومات کے منافی اور ان کی راہ میں حائل ہے۔

یہ روسیوں کی بدقسمتی ہے کہ ان تک ابھی تک قرآن کریم کا روسی ترجمہ پہنچا یا نہیں جا سکا۔ اور وہ مجبور ہیں کہ پادری سیل (Sale) وغیرہ متعصب مستشرقین کے تراجم پر حصر کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم خداوند علام کا ہی کلام ہے۔ نہ کہ خلفا کی تصنیف۔ اور اس کے قصص (معاذ اللہ) فرسودہ کہانیوں کا مجموعہ نہیں بلکہ زبردست پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ اور قیامت تک پوری ہوتی رہینگی۔ پھر قرآن کریم ترقی کے بھی منافی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں انسان کی اخلاقی۔ روحانی۔ تمدنی۔ معاشرتی اقتصادی۔ عائلی۔ سیاسی۔ جمہوری۔ وغیرہ ہر طرح کی ضروریات کے لئے ایسی اعلےٰ درجہ کی تعلیم دی گئی ہے جس سے کہ انسان ترقی کے منازل سرعت سے طے کر سکتا ہے۔

قرآن سائنس کا مؤید ہے

قرآن کریم ہرگز سائنس کے منافی نہیں بلکہ وہ سچی سائنس کا مؤید اور حامی ہے۔ قرآن کریم تو خود مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ کائنات عالم کی طرف توجہ کریں۔ اور صحیفہ فطرت کا مطالعہ کریں۔ فرمایا قل انظروا ماذا فی السمٰوات والارض۔ سمٰوات سے مراد ہر طرح کے آسمانی یعنے علوی علوم ہیں۔ اور ارض سے مراد ارضی علوم (جیالوجی۔ آرکی آلوجی باطنی ہیئت وغیرہ) ہیں۔ جن کے مطالعہ سے قرآن روکتا نہیں۔ بلکہ پڑھنے کی تاکید کرتا ہے۔ فرمایا ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النار۔ (آل عمران)

ان آیات میں نہایت تحدی کے ساتھ مسلمانوں کو زمین و آسمان کی پیدائش اور دن رات وغیرہ کے اختلاف وغیرہ میں فکر اور غور کرنے کی طرف توجہ دلا کر ساتھ ہی اس کا نتیجہ بھی بتا دیا ہے کہ اس کے بعد وہ یہ ماننے پر مجبور ہونگے کہ ہر شئے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ حتے کہ بظاہر مضر اور بے حقیقت اشیاء میں بھی انسان کا فائدہ ہے۔ جن کو قرآن کریم میں ظلمات کہا گیا ہے فرمایا الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمات والنور یعنے موذی اشیاء کا خالق بھی خدا تعالےٰ ہی ہے۔ اور یہ اس کی صفات رحم کے منافی نہیں۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے جس کے الفضل کے کالم متحمل نہیں ہو سکتے۔ ورنہ میں ناظرین کو بتاتا کہ ہر موذی شے یہاں تک کہ سنکھیا افیون۔ زلازل رعد برق۔ سانپ۔ بچھو۔ دیمک وغیرہ میں بھی بے شمار فوائد ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ریویو اردو بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء)

مذہب اور سائنس میں تصادم

سچے مذہب اور سچی سائنس میں حقیقی تصادم ناممکن ہے۔ کیونکہ سچے مذہب کی بنیاد خدا تعالےٰ کے قول پر ہوتی ہے۔ اور سچی سائنس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے فعل پر ہے۔ اور اگر تصادم ہو۔ تو اس کی وجہ دونوں کی غلط ترجمانی ہوگی۔

بعض دفعہ مذہب والے اپنے آباء کے عقائد اور فرسودہ خیالات کا نام مذہب رکھ لیتے ہیں۔ ایسا مذہب واقعی سچی سائنس سے ٹکراتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ سائنس والے غلط تھیوریوں کا نام سائنسی حقائق رکھ لیتے ہیں۔ جو سچے مذہب سے ٹکراتی ہیں۔ مثلاً اکثر مسلمان اور عیسائی یہ مانتے ہیں۔ کہ دنیا کی عمر ۷ ہزار سال ہے۔ حالانکہ سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ دنیا کی عمر کئی کروڑ بلکہ ارب سال ہے۔ جس سے دونوں میں تصادم نظر آتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہاں مذہب کی ترجمانی غلط ہو رہی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ سائنس کی تحقیق صحیح ہے دوسری طرف ڈارون کا مسئلہ ارتقاء حیوانی ہے جس کی بناء پر مذاہب کا رد کیا جا رہا تھا۔ اور بندر کو انسان کا جد امجد بتایا جا رہا تھا۔ (فکر ہر کس بقدر ہمت اوست) مگر ظاہر ہے کہ یہ محض تھیوری تھی۔ جو اب متروک ہو چکی ہے۔ اور انگلستان کے بعض سکولوں میں تو اس کا پڑھانا اب قانوناً ممنوع ہو چکا ہے۔

مذاہب عالم میں آج اسلام ہی اللہ تعالےٰ کا نازل کردہ سچا مذہب ہے جس کی بنیاد خالصتہً خدا کے قول پر ہے اس لئے اسلام کے ساتھ سچی سائنس کا حقیقی تصادم ممکن نہیں۔ نہ ہی قرآن سائنس کے منافی ہے۔ پس میں مسٹر کلیموویچ کو بشارت دیتا ہوں کہ مذہب اور سائنس کے درمیان اسلام کی آغوش میں ۱۳۵۰ سال سے صلح ہو چکی ہے اور اس کے ثبوت میں میں صرف سات شالیں قرآن کریم سے پیش کروں گا۔ کہ کس طرح یہ کلام الٰہی سائنس کے ماہرین کی بھی سچی اصولی راہ نمائی فرماتا ہے۔ یاد رہے قرآن کریم کوئی علوم طبیعات۔ کیمیا یا ہیئت کی کتاب نہیں۔ کہ وہ تفصیلات بھی بتلائے۔ وہ تو روحانیات کے حقائق کا مجموعہ ہے۔ مگر اس کا طریق یہ بھی ہے کہ پہلے ایک طبعی حقیقت بیان کر کے اس سے ایک شرعی (روحانی) نتیجہ نکالتا ہے۔ تا پہلا طبعی نظریہ جو درست ہوتا ہے۔ دوسرے روحانی نظریہ کی صداقت کے لئے دلیل کا کام دے اور ایک باریک نظری امر کا سمجھنا آسان ہو جاتے ہیں

سیاروں میں مخلوق

قرآن کریم کی ابتدا ہی پیدائش عالم کے ایک ایسے مشکل ترین مسئلہ سے ہوئی ہے۔ جس نے ماہرین علم ہیئت کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ اور ابھی تک وہ صرف یہ ثابت کر سکے ہیں کہ زمین کے علاوہ دیگر سیاروں میں زندگی کا امکان ہے۔ مگر قرآن کریم کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین۔ نے ہی اشارہ فرما دیا۔ کہ اس زمین کے علاوہ اور بھی عالم ہیں۔ جہاں ربوبیت ہو رہی ہے۔ اور وہ حمد کا موجب بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ ربوبیت مخلوق کو چاہتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دیگر سیاروں میں بھی مخلوق موجود ہے۔ اس کی کیفیت اور کمیت کیا ہے۔ یہ ماہرین ہیئت کا کام ہے۔ کہ ریسرچ جاری رکھیں

کائنات عالم کی ابتدا

اس سلسلہ میں سب سے اہم سوال یہ تھا کہ کائنات عالم کی ابتدا کس طرح سے ہوئی۔ اس کے متعلق بھی درجنوں تھیوریاں قائم کی گئی ہیں۔ جو سقم سے خالی نہیں۔ مگر قرآن کریم نے ایک لطیف اصولی اشارہ اس طرف بھی فرما دیا۔ جو ماہرین کی راہ نمائی کے لئے کافی ہے۔ اور اسی کے گرد ماڈرن نظریہ گھوم رہا ہے۔ فرمایا کان عرشہ علی الماء۔ کہ ابتداء اس عالم کی پانی یعنے ہائیڈروجن کے بسیط ذرات (Atoms) سے ہوئی ہے۔ جن میں خاص تغیرات کے بعد ستاروں کا مادہ بنا جو دخان یعنی (Nebulae) کی شکل میں تھا۔

یونی ورس کی وسعت

یونی ورس کے انتہائی پھیلاؤ کے متعلق اندازے بار بار غلط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دس ہزار روشنی کے سال سے چل کر اب اندازہ ایک ارب روشنی کے سال تک پہنچ گیا ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی مگر اب یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یونی ورس ہر آن پھیل رہی ہے۔ اور نئے ستارے پیدا ہو رہے ہیں چنانچہ کہکشاں میں کئی ستارے تخلیق کی مختلف حالتوں میں دیکھے گئے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان میں اب بھی تازہ مادہ بن رہا ہے۔ قرآن کریم نے ۱۳۵۰ سال قبل اس حقیقت کو واضح کر دیا تھا کہ یونی ورس پھیل رہی ہے۔ فرمایا والسماء بنینٰھا بایید وانا لموسعون (ذاریات) اور کہی

بات کا ثبوت کہ یہ وسعت پرانے ستاروں کو دور پھینک کر نہیں کی جا رہی، یہ ہے کہ کائنات عالم (یونی ورس) کی کثافت (Density) میں فرق نہیں پڑ رہا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

آسمان کے محفوظ چھت ہونے کا ثبوت

قرآن کریم فرماتا ہے (۱) وجعلنا السماء سقفا محفوظا (الانبیاء ۳۲) پھر آتا ہے۔ (۲) الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناءً (البقرہ ۲۳) اور بنایا ہم نے آسمان کو محفوظ چھت کے طور پر۔ (یعنی ذات پاک) ہے جس نے تمہارے لئے بنایا زمین کو فرش (بچھونا) اور آسمان کو چھت (حفاظت کا ذریعہ) واضح ہو کہ عربی لغت کی رو سے السماء سے مراد ہر وہ شئے ہے جو زمین سے اوپر بلند فضاء میں ہو۔ اور یہ بادلوں اور کرۂ ہوا (Atmosphere) کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو کرۂ ارض کو چاروں طرف سے غلاف کی طرح لپیٹے ہوئے ہے۔ اس تمہیدی نوٹ کے بعد سماء کے فوائد عرض کئے جاتے ہیں:۔

(۱) انسان بظاہر تو زمین کی سطح پر آزاد پھرتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ ہوا کے ایک وسیع اور عمیق سمندر کی تہ میں بس رہا ہے۔ جو اس کے چاروں طرف محیط ہے۔ اور کئی سو میل تک بلند ہے۔ اگر یہ کرہ ہوا نہ ہوتا۔ تو آج سطح زمین پر نہ انسان ہوتے۔ نہ حیوان نہ چرند ہوتے نہ پرند۔ اور نہ کوئی درخت ہوتا نہ اس کا پتہ۔ بادل نہ ہوتے۔ نہ ہی بارشیں ہوتیں۔ نہ ہوائیں چلتیں۔ نہ ہی انسان آوازیں سن سکتا۔ نہ ہی آگ جل سکتی۔ کیونکہ سب کا مدار ہوا کی آکسیجن۔ نائیٹروجن اور کاربن ڈائیکسائڈ پر ہے۔

(۲) یہ السماء (کرہ ہوا) کی ہی برکت ہے۔ کہ دن کے وقت گرمی زیادہ نہیں ہونے پاتی۔ کیونکہ ہوا سورج کی مضر سرخ شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے۔ اور رات کے وقت بھی کرہ ہوا ہی زمین کی حرارت کو محفوظ رکھتا ہے۔ ورنہ رات کو سخت سردی ہو جاتی۔ اور اسی طرح دن کو درجہ حرارت مثبت ۲۳۰° ڈگری ہو جاتا۔ اور رات کو منفی ۳۰۰ ڈگری تک گر جاتا۔ جو انسان کے لئے مہلک ہوتا۔ اور نباتات بھی فنا ہو جاتے۔

(۳) یہ کرہ ہوا کا ہی کرشمہ ہے کہ لاکھوں شہب زمین کے قریب آتے ہی جلا دیئے جاتے ہیں۔ ورنہ وہ زمین کو چھلنی کر دیتے۔

(۴) زمین پر گرمی کا انحصار۔ کرہ ہوا میں آبی بخارات اور کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار پر ہے۔ ہوا میں جس قدر نمی اور کاربن (CO₂) گیس زیادہ ہو۔ اتنی ہی گرمی زیادہ ہوگی۔ چنانچہ جوں جوں دنیا میں صنعت کی ترقی ہو رہی ہے۔ گرمی بھی بڑھ رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بارش کے بعد سبزہ وغیرہ پیدا ہونے سے گرمی کم ہو جاتی ہے۔ آبی بخارات نہایت لطیف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کے ۵ ارب ذرات صرف ایک چمچ (ٹی سپون) میں ڈالے جا سکتے ہیں۔

(۵) آسمان کا حسن۔ اس کا نیلا خوشنما رنگ۔ اس کے قوس و قزح۔ صبح اور شام کا نظارہ وغیرہ سب کرہ ہوا کی وجہ سے ہیں۔ آسمان کا نیلگوں ہونا ہوا کے ذرات کی وجہ سے ہے۔ جو روشنی کی شعاعوں کو پھاڑ کر ان کا رنگ بدل دیتے ہیں۔ ورنہ آسمان دراصل بہت تاریک ہے۔ اور یہ نیلا رنگ زمین کی روشنی کے انعکاس کی وجہ سے ہے۔ جو بیس میل تک اوپر جاتی ہے۔

پہاڑوں کا جنم اور فوائد

قرآن کریم نے نہ صرف تخلیق عالم پر اصولی روشنی ڈالی ہے۔ بلکہ علم ارض اور طبیعات کے متعلق بعض اصولی تفصیلات بھی دی ہیں۔ مثلاً فرمایا۔ الم نجعل الارض مهادا والجبال اوتادا (النبا) کیا نہیں بنایا ہم نے زمین کو بچھونا قرار اور آرام کی جگہ۔ اور پہاڑوں کو میخیں۔ قرآن کریم نے بظاہر ایک سادہ لفظ میخ یا کیل پہاڑوں کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ مگر درحقیقت یہ لفظ وسیع معانی اور پر حکمت سائنسی معلومات کا حامل ہے۔ عربی زبان میں دانتوں کو اوتاد الضم کہتے ہیں۔ اسی مشابہت سے پہاڑوں کے فوائد پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً دانت انسانی جبڑے کے اندر ہی بطور بیج کے موجود ہوتے ہیں۔ اور وہ باہر سے نہیں آتے۔ بلکہ اندر سے ہی نمودار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی بطور بیج کے (لاوا کی صورت میں) زمین کے اندر موجود تھے۔ اور پھر زلزلہ کے اثر سے نمودار ہو گئے۔ پھر دانت جبڑے کا توازن قائم رکھتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی زمین کا توازن قائم رکھنے میں ممد اور معاون ہوتے ہیں۔ دانت چہرہ اور جبڑوں کی خوبصورتی کو قائم رکھتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی ۶ زمین کی خوبصورتی رعنائی اور تنوع کا باعث ہیں۔ دانتوں کا انسان کی خوراک کے انہضام اور زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح پہاڑوں پر بھی انسانی معیشت اور خوراک وغیرہ کا مدار ہے۔ مثلاً لکڑی اور دریاؤں اور بارشوں کے ذریعہ معدنیات کا میدانوں میں لانا وغیرہ دیکھیں کس صفائی سے قرآن کریم نے ۱۳۵۰ سال قبل یہ بتا دیا۔ کہ پہاڑ زمین کے اندر سے ہی نکلے ہوئے ہیں۔ اور علم طبقات الارض کی تحقیقات بھی آج یہی کہہ رہی ہے۔ (باقی)

درخواست دعاء

میری اہلیہ چند روز سے بعارضہ بواسیر سخت بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت عطا فرمائے۔

(چودھری) محمد انور دار الصدر غربی ربوہ

تحریک جدید اسٹیٹس کا جلسۂ تقسیم انعامات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے

جناب چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید نبی سرروڈ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۷ر فروری ۵۷ء کو احمد آباد تشریف لائے۔ اس موقع پر احمد آباد۔ محمد آباد اور نبی سرروڈ کی جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دل سے خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔

اسی روز سہ پہر کو تحریک جدید اسٹیٹس کے جلسۂ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور نے تقسیم انعامات کے قواعد پڑھ کر سنائے۔ اور باری باری حسب ذیل کارکنان کو انعامات عطا کئے:۔

(۱) اسسٹنٹ ایجنٹ:۔ غلام احمد صاحب عطاؔ

(۲) مینیجران:۔ پیرزادہ صلاح الدین صاحب و اسماعیل خالد صاحب۔

(۳) منشیان:۔ بشیر احمد صاحب۔ نذیر احمد صاحب۔ محمد بوٹا صاحب۔ نذر احمد صاحب۔ محمد موسیٰ صاحب۔ محمد عبد اللہ صاحب۔ محمد صادق صاحب

سامعین نے انعام حاصل کرنے والے ہر کارکن کو مبارکباد دی۔ اور ان کے لئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی اپنے فضل سے نوازے۔

احمدیہ مشن ہالینڈ کو خط لکھنے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع

غالباً بعض احباب جماعت کو اس امر سے آگاہی نہیں۔ کہ پاکستان سے ایئر لیٹر جو پہلے چھ آنے میں ہالینڈ جا سکتا تھا۔ اب اس پر مزید دو آنے کا ٹکٹ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ احباب جو مزید دو آنے کا ٹکٹ اس پر نہیں لگاتے قطع نظر اس کے کہ مشن کو اس کا جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ خط کی وصولی میں بھی بعض دفعہ تعویق ہو جاتی ہے۔ امید ہے دوست آئندہ اس امر کا خیال فرمادیں گے۔

نوٹ۔ مشن کا ایڈریس بھی احتیاطاً عرض خدمت ہے۔ اس کو بھی احباب درست فرمالیں:۔

Ahmadiyya Muslim Mission
Oostduin Laan No. 79
The Hague

خاکسار قدرت اللہ عفی عنہ۔ ہیگ۔ ہالینڈ

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعۃ المبشرین کا پہلا اجلاس

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعۃ المبشرین کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۴ر فروری بروز اتوار صبح گیارہ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں جناب ڈاکٹر میجر شاہنواز صاحب "مذہب اور سائنس کی صلح اسلام کی آغوش میں" کے موضوع پر مقالہ پیش فرمائیں گے۔ ممبران مجلس کے علاوہ دیگر علم دوست حضرات کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ۔ جامعۃ المبشرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ نظم

کا

پسِ منظر

از مکرم اختر گوہند چودری لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نظم گذشتہ دنوں الفضل کی زینت بنی تھی۔ لاہور کے ایک روزنامہ کے کالم نویس نے ۸ر فروری ۵۷ء کے پرچے میں اس پر تبصرہ فرمایا ہے۔ مناسب یہی ہوگا کہ کالم نویس کے "ارشادات" کا جواب دینے کی بجائے نظم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ جس سے کالم نویس کے خیالات کی خود ہی نفی ہو جاتی ہے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام خدا تعالیٰ کے حضور ایک ایسی التجا ہے۔ جس کا مقصد نظم کا ہر ہر شعر اور ہر شعر کا ایک ایک حرف اپنی جلو میں لئے ہوئے ہے۔ نظم کی محرکِ فکر کی انتہائی قوت ہے اور نظم کے منظر میں مسلمانوں کی انتشار زدہ کیفیت جھلک رہی ہے۔ حضور کی زبان مبارک بارگاہ ایزدی میں غم ملت اسلامیہ کو محسوس کرتے ہوئے یوں گویا ہوتی ہے۔ ؎

ٹیڑھے رستے پہ چلے جاتے ہیں تیرے بندے
پھیر لائیں انہیں اور راہ کو سیدھا کر دیں

نظم کے ابتدائیہ اشعار اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ حضور اقدس اپنی بشریت کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہیں۔ اور خالق باری کی راہنمائی اور توجہ کا اظہار بڑی سادگی اور عاجزی سے کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا یہ فرمانا کس قدر بصیرت افروز ہے۔ ؎

میری آنکھیں نہ ہٹیں آپ کے چہرے سے کبھی
دل کو وارفتہ کریں محو تماشا کر دیں

مسلمان جب تک تنظیم کی سلک میں منسلک رہے عظمتیں ان کے دامن سے ہمکنار رہیں اور جب سے وہ انتشار اور ابتری کا شکار ہوئے ان کا وقار کم ہونا شروع ہو گیا۔

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ مختلف اقوام اور افراد میں یگانگت پیدا ہو جائے۔ —— لیکن مقام افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اس سے کس قدر دور ہے۔ موجودہ عیسائیت کے علمبردار قرآن کریم کی عظمت کو کم کر کے انجیل کی عظمت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ خاتم النبیین سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چند خادم اور غلام عیسائیت کی اس یلغار کے مقابلے میں کھڑے ہیں اور اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل —— ان کی نحیف و کمزور آوازیں کلیساؤں سے ٹکرا رہی ہیں —— عیسائیت کا دل دہل رہا ہے۔ اور لوگ اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔ اسلام کے بہادر سپاہی گو دنیا والوں کی نظروں میں کم وقعت سمجھے جاتے ہیں۔ مگر یقیناً خدا تعالیٰ ایک دن ان کو عظمتیں عطا کرے گا۔ حضور فرماتے ہیں ؎

احمدی لوگ ہیں دنیا کی نگاہوں میں ذلیل
ان کی عزت کو بڑھائیں انہیں اونچا کر دیں

ملت اسلامیہ کی انتشاری کیفیت کو حضور اقدس کے وجدان نے جس شدت سے محسوس کیا یہ شعر اس کا اعلان کرتا ہے۔ ؎

دانۂ سبحہ پراگندہ ہیں چاروں جانب
ہاتھ پر میرے انہیں آپ اکٹھا کر دیں

جماعت احمدیہ سرتاج الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو دل و جان سے خاتم النبیین خیر الرسل یقین کرتی ہے۔ جیسا کہ خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

محمدؐ وہ نبیوں کا سردار ہے
کہ جس کا عدو مثل مردار ہے

اور ایمان رکھتی ہے کہ زندہ اور آخری دین —— دینِ اسلام ہے۔ زندہ کتاب —— قرآن کریم ہی ہے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنی ایک نظم میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے

حضور اقدس وادیٔ بطحا کو نور محمدؐ سے منور دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اسی کے پیش نظر ارشاد فرماتے ہیں ؎

مَیں بھی اُس سید بطحا کا غلام در ہوں
دم سے روشن میرے پھر وادیٔ بطحا کر دیں

ایمان بالخلافت رکھنے والے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور اقدس ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود ہیں۔ اور حضور کے دامن سے اسلام کی ترقی وابستہ ہے آپ ہی وہ جلیل القدر وجود ہیں۔ جس نے دنیا کے کناروں تک اسلام اور محمد رسول اللہ کے نام کو روشن کرنا ہے۔ الٰہی حقائق اور الٰہی رضا کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضور ارشاد فرماتے ہیں ؎

مجھ سے کھویا ہوا ایمان مسلماں پا لیں
ہوں تو سفلی پہ مجھے آپ ثریا کر دیں

نظم کے آخری اشعار میں آپ نے قوم کے بھٹکے ہوئے قافلے کو راہ ہدایت دکھائی ہے اور اسے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ دین و ملت کی فلاح اور دینی بہبود کے لئے اسی راہبر کی قیادت کو قبول کرنا ضروری ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اسی خدمت کے لئے ارض خاکی پہ اتارا ہوا ہے —— حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دل میں ملت اسلامیہ کی محبت اور کامل خلوص آشکار ہے انہوں نے اپنی خرابیٔ صحت کے نتیجے میں خداوند دو عالم کے حضور اس لئے دعا کی ہے کہ جو کام بحیثیت مصلح موعود حضور کو سونپا گیا ہے۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ آپ زندگی کی محبت —— اور —— زندہ رہنے کی تڑپ اس لئے رکھتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں آفتاب ملت اسلامیہ کو ساری دنیا پر ضیا بار دیکھ سکیں —— حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اکناف عالم میں لہراتا ہوا دیکھ سکیں —— وہ جینا چاہتے ہیں —— اپنے لئے نہیں —— صرف قوم کے لئے —— صرف دین کے لئے —— خدا تعالیٰ کے آخری دین —— دین اسلام کے لئے۔

حضور کا تازہ کلام قوم اور ملت کے لئے کسی طرح بھی بشارت سے کم نہیں نظم کے پیرہن میں آپ نے ہدایت —— راہبری —— دردمندی اور اصلاح احوال کے جو موتی پروئے ہیں خدا کرے کہ ان کی چمک ہمیشہ ہمیشہ قوم کے فکر و نظر کو ضیا بار رکھے۔ آخری شعر اس امر کی دلیل ہے۔ کہ آپ اتنے بلند مقام پر پہنچنے کے باوجود خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح گڑگڑاتے ہیں۔ جیسے کوئی خطاکار —— حاکم کے سامنے۔ فرماتے ہیں ؎

میں تہی دست ہوں رکھتا نہیں کچھ زادِ عمل
جو نہیں پاس میرے آپ مہیا کر دیں

فنی تقاضے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مقصد اشاعت فکر ہے ترویج فن نہیں۔ فن پر فکر کی مقصدیت کو قربان کر دینا کوئی احسن اقدام نہیں۔ اس سلسلے میں حضور خود واضح طور پر فرماتے ہیں کہ حضور کا مقصد شعر کہنے سے اشاعت فن نہیں۔ بلکہ بعض طبائع شعر سے زیادہ اثر لیتی ہیں۔ ایسی طبائع کے لئے شعر ایک ذریعہ اشاعت فکر ہے۔

اس حقیقت کے باوجود حضور اقدس اپنی اس نظم میں فنی لحاظ سے بھی پوری طرح عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ شعر کو محاسن کی حدود میں داخل کرنے والے مندرجہ ذیل نکات ہوتے ہیں۔

(۱) مضمون (۲) تخیّل (۳) انداز بیان (۴) سادگی (۵) عام فہم (۶) خلوص جذبات

مندرجہ بالا معیار پر حضور کی اس نظم کو جب پرکھا جائے تو کلیتہً پوری اترتی ہے۔ برادر بات ہے۔ کہ کسی مختلف نظریۂ فکر کے نزدیک کوئی بات یا کوئی لفظ یا اس کی ترکیب غیر مناسب ہو۔ لیکن بہرحال وہی بات یا ترکیب کسی مکتب فکر کی نمائندگی ضرور کرتی ہوگی۔ یہ بحث طویل ہو جائے گی۔ کیونکہ بعض امور پر دہلی مکتبۂ فکر اور لکھنؤ مکتبہ فکر یا پنجاب والوں کے آپس میں اختلافات بہت پرانے ہیں۔

زیر نظر نظم کی زبان بڑی سادہ اور سلیس ہے اور اپنے موضوع کے لئے جن الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اگر ان الفاظ کو الہام کے ستارے یا وجدان کے پھول کہا جائے تو یقیناً مبالغہ نہ ہوگا۔ نظم معنوی طور سے بھی پوری طرح کامیاب ہے۔ اور اس اسلامی مقصد اور آئیڈیالوجی کو اجاگر کرتی ہے۔ جو حضور کے تابناک ذہن میں موجود ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے چندہ کی فراہمی کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی ریویو آف ریلیجنز کے سال نو کے سالانہ چندہ کے متعلق دریافت کرنے کی غرض سے احباب جماعت کی طرف سے متعدد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے بذریعہ اعلان ہذا یکجائی طور پر ہی جواب دیا جا رہا ہے

ایک دوست کے استفسار پر ریویو کے سالانہ چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب دیا ہے وہ درج ذیل ہے

"میری تحریک مفت اشاعت کے متعلق تھی۔ جو صاحب استطاعت احمدی خریدیں ان کے لئے وہ پہلا ریٹ ہے (جو دس روپے سالانہ ہے ایڈیٹر) میری تحریک یہ تھی کہ جماعت سے دس ہزار روپیہ لے کر پاکستانی غیر احمدیوں یا طالب علموں کو دو دو روپیہ پر رسالہ دیا جائے اور جو ہندوستان سے باہر کے لوگ ہیں ان سے پوسٹل اخراجات لیکر ان کو رسالہ دیا جائے اور باقی رقم احمدیوں سے جمع شدہ دس ہزار روپے اور انجمن اور تحریک کے چندہ سے ادا کی جائے"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر ریویو کے سالانہ چندہ برائے سال ۱۹۵۷ء کی شرح درج ذیل ہوگی۔

۱۔ ریویو آف ریلیجنز کے پاکستانی اور ہندوستانی خریداروں کے لئے شرح چندہ سالانہ دس روپے اور بیرونی ممالک کے خریداروں کیلئے گیارہ روپے ہوگی۔

۲۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے لئے شرح چندہ سالانہ صرف دو دو روپے ہوگی۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارک کے مطابق جو احباب اور جماعتیں ریویو کی اشاعت کو دس ہزار سے بھی زیادہ کرنے کے متمنی ہیں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "مفت اشاعت ریویو" کے عملی قدم میں حصہ لینے کی خاطر دو روپیہ سالانہ فی کاپی کے حساب سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

ہر قسم کی ترسیل زر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی جائے۔

ایڈیٹر ریویو انگریزی — ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر اور سو فیصدی چندہ مجلس

گذشتہ سال جن مجالس نے چندہ مجلس کا سو فیصدی حصہ مرکز ادا کیا تھا ان کے نام دعا کے لئے الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں آ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجلس سیالکوٹ شہر کا نام بھی شائع کیا جاتا ہے اور احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نیک نمونہ کو اس مجلس کے ارکان کے لئے بیش از پیش خدمات کا موجب بنائے۔ آمین

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — ربوہ

اعلان دار القضاء

مکرم ایم محمد رفیع صاحب معرفت ڈاکٹر ایم۔ ڈی کریم بھلوال ضلع سرگودھا نے مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب معرفت چوہدری احسان اللہ صاحب دوکاندار نبی سر روڈ تھم محمد آباد ڈاکخانہ کوٹ غلام نبی احمد ضلع تھرپارکر (سندھ) سے مبلغ ۱۲۰/- روپے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے۔ اس کی جواب دہی کے لئے چوہدری نصیر احمد صاحب مذکور کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کی جواب دہی کے لئے ۳۱ مارچ ۵۷ء بوقت نو بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں پہنچ جائیں۔

ناظم دار القضاء — ربوہ

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے احباب کرام سے نومولودہ کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اکرم اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ دفتر ڈویژنل فارسٹ آفیسر چھانگا مانگا۔ ضلع لاہور

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے نئے ماہوار رپورٹ فارم شائع کروائے ہیں۔ جن جماعتوں کو ان کی ضرورت ہو اطلاع دیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

مجالس انصار اللہ کا جدید انتخاب جلد کرایا جائے

فیصلہ کے مطابق عہدہ داران انصار اللہ کا انتخاب فوری طور پر ہو جانا چاہیئے۔ سب جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ زعماء انصار اللہ اس کام کو جلد سرانجام دے کر فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں ارسال فرمائیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ

نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۴ فروری کو مغربی پاکستان انجنیئرنگ کانگرس کے اکتالیسویں اجلاس میں ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ ڈی ہائیڈرولک آفیسر کو بہترین تحقیقاتی مقالہ پیش کرنے پر کانگرس گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔ یہ مقالہ تونسہ بیراج کے سلسلہ میں نئی تحقیقات پر مبنی تھا۔ اس سے پہلے ۱۹۵۲ء میں بھی ان کو کانگرس گولڈ میڈل ملا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ان کے لئے سلسلہ اور ملک کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

اپنے ہاں لائبریری قائم کیجئے! اس سے نہ صرف آپ اپنی علمی بنیاد کو مضبوط کریں گے بلکہ یہ تبلیغ کے لئے ایک نہایت مفید کام ہوگا۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک ۱۲۶ گوکھووال کچہری بازار لائلپور کے قریب ٹانگہ سے ٹکرانے کی وجہ سے سخت زخمی ہو گئے ہیں اور سر کی ہڈی کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ نیز خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے۔ اس وقت ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں اور حالت خطرہ میں ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مظفر احمد۔ مظفر کریانہ گول بازار ربوہ

(۲) میرے بڑے بھائی نذیر احمد صاحب کھوکھر افریقہ میں اور غلام علی صاحب کھوکھر کراچی میں بیمار ہیں۔ نیز میرے والد صاحب کی طبیعت بھی کئی دنوں سے علیل ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو شفائے کاملہ عطا کرے آمین

ایم بشیر احمد کھوکھر گوجرانوالہ شہر

(۳) میرے ماموں مسعود احمد صاحب بیمار ہیں ان کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں نیز میں انٹرنس کا امتحان دے رہا ہوں میری نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

منیر احمد متعلم تعلیم الاسلام سکول ربوہ

(۴) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہ معاف کرے اور اس مقدمہ سے نجات بخشے اور خادم دین بنائے۔ آمین

لطیف احمد مکان نمبر ۲۸۴ محلہ فیض آباد۔ منٹگمری۔

(۵) میرے مخلصانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں

صادقہ ابراہیم محمودہ اختر۔ لیڈی ڈسپنسران محکمہ ریلوے

(۶) میرے دو لڑکے عزیز ناصر احمد سیکنڈ ایئر اور عزیز بشیر احمد میٹرک کا امتحان امسال دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ہاجرہ تبسم

مصر سے اسرائیلی فوجوں کے انخلا کے لئے آئزن ہاور کی ایک اور اپیل

امریکہ کی تحریک پر جنرل اسمبلی کا اجلاس ۲۴ گھنٹے کیلئے ملتوی کر دیا گیا

نیو یارک ۲۲ فروری۔ ذمہ دار سفارتی حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے سلسلہ میں صدر آئزن ہاور نے اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر ڈیوڈ بن گوریان سے ایک اور پُر زور اپیل کی ہے

امریکی حکومت کے ایک ترجمان سے جب اس خبر کی تصدیق کرنے کی درخواست کی گئی تو اس نے اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا اگر صدر آئزن ہاور نے واقعی اس طرح کی کوئی اپیل کی ہے تو اسرائیلی وزیر اعظم سے ان کی یہ دوسری اپیل ہو گی۔

دریں اثنا ایشیائی افریقی گروپ نے گذشتہ رات امریکہ کی یہ تجویز منظور کر لی کہ جنرل اسمبلی میں مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر مباحثہ چوبیس گھنٹے کے لئے ملتوی کر دیا جائے یاد رہے کہ اسمبلی کا اجلاس صبح اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہونے والا تھا۔ جو مصر سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے انکار کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔

جنرل اسمبلی کے کل کے اجلاس میں افریقی اور ایشیائی ملکوں کی جانب سے ایک قرارداد پیش کی جانے والی تھی۔ جس میں اقوام متحدہ کے تمام ارکان سے اپیل کی گئی ہے کہ اسرائیل کو اقتصادی مالی یا فوجی امداد دینے سے گریز کیا جائے۔ ذمہ دار سفارتی حلقوں کا بیان ہے کہ التوا کا فیصلہ صدر آئزن ہاور کے دوسرے پیغام ہی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

مصر میں گھڑیوں کے کارخانہ کیلئے بات چیت

قاہرہ ۲۲ فروری سوئیٹزرلینڈ کی ایک فرم کو یہاں گھڑیوں کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے وزارت صنعت اس سلسلے میں سوئیٹزرلینڈ کے سفارتخانے سے بات چیت کر رہی ہے۔

عرب لیگ کے لئے عراق کی امداد

بغداد ۲۲ فروری حکومت عراق نے عرب لیگ کے سالانہ بجٹ کے لئے دو لاکھ ۴۴ ہزار دینار دئے ہیں۔ ۸۶ ہزار دینار دیگر بین الاقوامی اداروں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں

امریکہ کے امدادی پروگراموں کا مقصد

واشنگٹن ۲۲ فروری۔ مشرق قریب کے ملکوں میں امریکہ کے امدادی پروگراموں کے جائزہ سے متعلق ایک رپورٹ میں اس اعلان کا اعادہ کیا گیا ہے۔ کہ پس ماندہ ملکوں کے لئے امریکی قرضے اور عطیے خیرات یا رشوت کی حیثیت نہیں رکھتے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی امداد کا اولین مقصد یہ ہے کہ امداد حاصل کرنے والے ملک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ اور وہ اپنی خود مختاری کے لئے ہر خطرناک سیاسی اقتصادی اور عسکری دباؤ کا کامیابی سے مقابلہ کر سکیں۔ امریکی امداد کا دوسرا اہم مقصد اقتصادی ترقی کو فروغ دینا اور دنیا کے ہر گوشہ میں بتدریج عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ جس کے نتائج امداد حاصل کرنے والے اور امداد دینے والے ملک دونوں کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

مذکورہ بالا رپورٹ امریکی کانگرس کی ایک کمیٹی کے لئے جریدہ "فارن افیرز" کے ایڈیٹر ایمن فش آرمسٹرانگ نے تیار کی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ایسا کوئی طلسماتی فارمولا نہیں ہے جس سے امریکی امداد کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنایا جائے تاکہ امداد حاصل کرنے والے ملکوں کی سماجی ترقی۔ استحکام اور خود مختاری کو تقویت دی جا سکے۔

آرمسٹرانگ نے مشورہ دیا کہ اقتصادی اور فنی امداد کو علاقائی احساس پر مرکوز کرنا چاہیئے اور ہر علاقائی منصوبہ کا یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ اس علاقہ میں سیاسی اور اقتصادی اختلافات کو فوراً دور کیا جائے۔ اور ایک علاقہ کو زیادہ سے زیادہ ملکوں کے مشترکہ منصوبہ بندی میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کر کے ان میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے۔

کشمیر میں آزادانہ رائے شماری کیلئے مسلمانان برما کا مطالبہ

مسلم نوجوانوں کی بین الاقوامی اسمبلی کی طرف سے افریقی ایشیائی ممالک سے اپیل

رنگون ۲۲ فروری مسلم نوجوانوں کی بین الاقوامی اسمبلی نے جس کا سالانہ اجلاس تمام بنگول میں انہی دنوں ہوا۔ اس امر پر زور دیا ہے کہ اہل کشمیر کو لازماً حق خود ارادی دے دیا جائے

اس اسمبلی کے جلسے میں جو قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی اس میں دنیا بھر کے آزادی پسند ملکوں سے پر زور مطالبہ کیا گیا کہ وہ اقوام متحدہ کے اہتمام اور نگرانی کے تحت کشمیر میں آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کا بندوبست کرائیں۔ اس قرارداد میں افریقی ایشیائی ممالک سے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ وہ اس رائے شماری کے لئے پوری قوت استعمال کریں۔ قرارداد میں واضح کیا گیا ہے کہ کشمیر کے جھگڑے سے ایشیا کے امن کو خطرہ لاحق ہے اور دو ہمسایہ ملکوں کے درمیان یہ مسئلہ سب سے بڑے نزاع کا باعث ہے

اسمبلی کی شاخ کیا ب نے بھی اگلے روز اقوام متحدہ سے پر زور اپیل کی ہے کہ جلد از جلد رائے شماری کا انتظام کرائیں۔

عراق میں یورینیم کی تلاش

بغداد ۲۲ فروری عراق ترقیاتی بورڈ نے ایک برطانوی فرم کو معدنیات کی تلاش کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔ یہ فرم شمالی اور شمال مشرقی عراق کی پہاڑیوں میں معدنی رسائل اور یورانیم وغیرہ کی کانوں کی تلاش میں مصروف ہے۔ اب اس کے ٹھیکے کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔

سوڈان میں نیا ریڈیو سٹیشن

خرطوم ۲۲ فروری سوڈان میں عمدرمان کے مقام پر نیا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کے لئے ٹرانسمیٹروں کا آرڈر دے دیا گیا ہے جنہیں گرمی اور گرد و غبار سے بچانے کے لئے خاص سامان بھی مہیا کیا جائے گا

اس ریڈیو سٹیشن کے مکمل ہو جانے کے بعد وہ علاقے بھی پروگرام سننے لگیں گے جو خرطوم کا پروگرام نہیں سن سکتے یورپ کے لئے نشریات کی خاطر بھی نئے ٹرانسمیٹروں سے کام لیا جائے گا۔

جھیل کو خشک کرنے کا منصوبہ

قاہرہ ۲۲ فروری پورٹ سعید کے قریب چھ کروڑ اسی لاکھ مربع گز کے رقبے پر مشتمل جھیل کو خشک کر کے کاشتکاری کے قابل بنایا جائے گا۔ یہ مصر کی سب سے بڑی جھیل ہے۔

مصری بنکوں کی قومی ملکیت کا مسئلہ

قاہرہ ۲۲ فروری مصر کے وزیر تجارت ڈاکٹر محمد ابو نصیر نے کہا ہے کہ مصری بنکوں کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے وقت کی جو حد مقرر کی گئی ہے۔ اس میں توسیع کے لئے اگر کسی غیر ملکی کمپنی نے درخواست کی تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ مصری اخبار آخر ساعۃ میں ڈاکٹر ابو نصیر کا جو بیان شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے مزید کہا ہے کہ جن غیر ملکیوں نے مصر کی خدمات سر انجام دی ہیں ان پر کسی بھی ناخوشگوار اثرات کو دور کرنے کے لئے مصریوں اور غیر ملکیوں کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

بنکوں کو قومی ملکیت میں لینے سے متعلق قوانین پر عمل ایک سال کے اندر اندر ہو گا۔ البتہ توسیع کے لئے درخواستیں پانچ سال تک قبول کی جاتی رہیں گی۔

عراقی افسروں کا دورہ مشرقی پاکستان

ڈھاکہ ۲۲ فروری۔ عراق کے آٹھ افسروں کا جو وفد عراقی وزارت داخلہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر جنرل کی قیادت میں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے وہ ڈھاکہ پہنچ گیا ہے اب یہ افسر مشرقی پاکستان میں دیہی ترقیات کے اداروں کا معائنہ کریں گے یہ افسران اس صوبے میں چھ دن ٹھہریں گے۔

دنیا کا سب سے بڑا ہوائی جہاز

واشنگٹن ۲۲ فروری۔ امریکی فضائیہ نے اعلان کیا ہے۔ ہوائی فوج کے لئے ایک ایسا بار بردار جہاز بنایا جا رہا ہے جو دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ مال لادنے والا جہاز ہو گا۔ یہ طیارہ ڈگلس ایرکرافٹ کمپنی بنا رہی ہے۔ اس میں چار بڑے بڑے انجن لگائے جائیں گے۔ یہ جہاز تقریباً ۵ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرے گا۔

جرمن چانسلر کا دورہ ایران

تہران ۲۲ فروری اس سال موسم بہار میں مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر سرکاری طور پر ایران کا دورہ کریں گے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

مشرقی پاکستان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

ڈھاکہ میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد - علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ڈھاکہ بذریعہ تار۔ مکرم دولت احمد خانصاحب خادم سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

ڈھاکہ میں مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے زیر اہتمام اس موقعہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی۔ دولت احمد خانصاحب خادم۔ مولوی ممتاز احمد صاحب اور محمد مصطفیٰ علی صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت اور اس کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس عظیم الشان پیشگوئی کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پورا ہونا واضح کیا۔ مکرم چودھری خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ آپ کی صدارتی تقریر کے بعد جس میں آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور احباب جماعت کے فرائض پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ بابرکت جلسہ رات گئے ختم ہوگیا۔ اس موقع پر حکیم شاہ عبدالباری صاحب کی وساطت سے ایک صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جلسہ ایک لمبی اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی کے ساتھ دردمندانہ دعائیں کی گئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا غلبۂ اسلام کے وہ وعدے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جنہیں ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں ہی بہ تمام و کمال پورے ہو کر دنیا کے لئے ہدایت و راستی کا موجب ہوں۔

اس مبارک تقریب کے موقع پر صوبائی انجمن احمدیہ نے اپنے پندرہ روزہ بنگالی اخبار "احمدی" کا خاص نمبر شائع کیا۔ نیز صوبائی انجمن احمدیہ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی جگہ یوم مصلح موعود کی تقریب پورے اہتمام سے منائیں۔

میں ملک کی آزادی کے لئے کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں

پاکستان کے غیر جانبدار رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کا اعلان

کراچی ۲۳ فروری وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اعلان کیا ہے کہ جب تک میں وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوں اس وقت تک ملک کی آزادی کے لئے کوئی خطرہ مول نہیں لوں گا۔ آپ نے کہا کہ بھارت نے بڑے پیمانے پر جو جنگی تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ پاکستان انہیں سخت تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار کل قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی کے متعلق ایک تحریک پیش کرتے ہوئے کیا۔ یہ تحریک ایوان سے خارجہ پالیسی کی توثیق حاصل کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی۔

وزیر اعظم نے غیر ممالک کے ساتھ کئے گئے فوجی معاہدوں کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اس موقف کا اعادہ کیا کہ اس قسم کے تمام معاہدے سراسر دفاعی نوعیت کے ہیں اور پاکستان کے لئے غیر جانبدار رہنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا پاکستان الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ اسے ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو وقت پڑنے پر اس کا دفاع کر سکیں۔

سیٹو اور بغداد کے معاہدوں کو پاکستان کے لئے مفید اور نفع بخش قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ کوئی شخص جو آنکھیں رکھتا ہو ان معاہدوں کی دفاعیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

آپ نے کہا "یہ پاکستان کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے ایسے دوست اور حلیف ہیں جنہوں نے بحران اور تعطل کے وقت ہمارا ساتھ دیا اور حفاظتی کونسل میں اپنا مفاد پس پشت ڈال کر انصاف کے نام پر ہماری حمایت کی کشمیر کے سوال پر ان دوستوں نے ہمارا ساتھ دیا اور دشمن بے نقاب ہو گئے۔

فوجی معاہدوں کے سلسلہ میں بھارت کی معاندانہ کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت نے رزم بندی اور سامان جنگ فراہم کرنے کا جو پروگرام شروع کر رکھا ہے اور بار بار پاکستانی سرحدوں پر جس انداز سے فوجیں جمع کی ہیں انہی کے باعث پاکستان اپنے دوست اور حلیف بنانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ سب سے پہلے بھارت نے مارچ ۵۰ء میں اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کی تھیں۔ اس وقت پاکستان اپنا دفاع نہیں کر سکتا تھا۔ اور بھارت نے پاکستان کے حصہ کی اشیاء سے نہیں دی تھیں۔ اسی لئے لیاقت علی خاں مرحوم کو دہلی جا کر بھارت سے سمجھوتہ کرنا پڑا۔ اس سے اگلے سال پھر بھارت نے اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر دیں اور یہ غالباً وہ یہ سمجھنے لگا تھا کہ جھگڑوں کو طاقت کے بل پر طے کر لینا زیادہ مفید ہوتا ہے اس وقت سے لے کر اب تک وہ برابر اسی پالیسی پر کاربند ہے۔"

وزیر اعظم نے بتایا کہ حال ہی میں بھارت نے ۶۵ کینبرا بمبار طیارے خرید لئے ہیں جو میڈیم رینج کے لئے بہترین ہیں۔ پاکستان کے پاس اس قسم کا ایک بھی طیارہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھارت نے تین سو سینچورین ٹینک بھی خرید لئے ہیں جو آج کل کی جنگ کے لئے سب سے زیادہ طاقتور تصور کئے جاتے ہیں۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ بھارت جس بڑے پیمانے پر اسلحہ جمع کر رہا ہے پاکستان کا سارا بجٹ بھی اس کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دفاع کے لئے دوست تلاش کریں۔ اور ہم نے ایسا ہی کیا ہے

وزیر اعظم نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے ان اندیشوں کو بے بنیاد قرار دیا کہ پاکستان نے فوجی امداد بھارت پر حملے کے لئے قبول کی ہے اور وہ اس مقصد کے لئے اسلحہ اکٹھا کر رہا ہے۔ آپ نے ان معاہدوں کو سراسر دفاعی نوعیت کا قرار دیتے ہوئے بتایا کہ جنگ کے جدید ترین اصولوں کے مطابق حملہ آور ملک کو اپنے حریف کے مقابلہ میں تین گنا طاقتور ہونا چاہئیے اور یہ ایک ایسی پوزیشن ہے جو پاکستان کبھی حاصل نہیں کر سکتا

وزیر اعظم نے اپنی تقریر دو ٹوک اور چچے تلے انداز میں کی۔ اور اس دوران میں کئی بار تقریر کے اصل مسودے سے انحراف کرتے ہوئے بعض اہم نکات کی وضاحت کی۔ ایوان میں تل دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ معزز مہمانوں میں کئی غیر ملکی سفیر۔ اور گورنر مغربی پاکستان کے اعلیٰ سرکاری حکام اور عوامی لیڈر بھی شامل تھے